118325 ـ غم کی وجہ سے طلاق طلب کرنا

سوال

غم و پریشانی حاصل ہونے کی صورت میں طلاق طلب کرنے کا کیا حکم ہے ؟
کیا اپنے ملك اور گھر والوں سے دوری ۔ جس نے مجھے نفسیاتی مریض بنا کر غم و پریشان کر دیا ہے ۔ ایسا عذر ہے جس کی بنا پر طلاق طلب کرنا مباح ہو جاتی ہے، یہ علم میں رہے کہ مجھے شادی سے قبل یہ علم تھا کہ میں شادی کے بعد اپنے ملك کے علاوہ دوسرے ملك رہوں گی.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

انسان جو غم اور پریشانی محسوس کرتا ہے وہ بعض اوقات مرض بھی ہو سکتا ہے جس کے علاج معالجہ کی ضرورت ہوتی ہے اس سلسلہ میں تجربہ کار اور اسپیشلسٹ افراد سے رابطہ کریں.

اور بعض اوقات یہ تنگی اور غم ہو سکتا ہے جو بہت سارے امور سے زائل ہو گا مثلا عبادت اور اللہ کا ذکر اور دعائيں اور صحیح اذکار اور نیك و صالح اعمال اور اچھے کام کرنا.

اس سلسلہ میں آپ سوال نمبر (22704) اور (21515) اور (100774) کے جوابات کا مطالعہ کر کے مستفید ہو سکتی ہیں.

بہر حال اللہ سبحانہ و تعالی نے جو کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوائی اور علاج نہ اتارا ہو، اس لیے یہ غم اور پریشانی کیسی بھی ہو اس کا علاج ہو سکتا ہے، اور مومن کو چاہیے کہ وہ صبر و تحمل اور یقین اپنائے، اور اللہ سبحانہ و تعالی سے بکثرت سوال کرے اور اللہ کی طرف رجوع کرے.

کیونکہ خیر و بھلائی کی کنجیاں تو اللہ سبحانہ و تعالی کے ہاتھ میں ہیں، اور پھر کتنے ہی مومن مرد عورتیں ایسی ہیں جنہوں نے آزمائش یا بیماری پر حرام کام کا ارتکاب کیے بغیر ہی صبر و تحمل کیا، کیونکہ ایسا تو جزع فزع کرنے اور مبغوض شخص کرتے ہیں جو اللہ کی تقدیر پر صبر نہیں کرتے، اور جو بیماری اور مشکل انہیں آتی ہے وہ اس سے کسی بھی وسیلہ اور ذریعہ سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں چاہے اس میں ان کے لیے دیناوی یا اخروی شقاوت

و بدبختی ہی ہو.

دوم:

عورت کے لیے بغیر کسی شرعی عذر و سبب کے جس کی بنا پر خاوند کے ساتھ زندگی بسر کرنا مشکل ہو جائے طلاق طلب کرنا جائز نہیں، مثلا خاوند برا سلوک کرتا ہو، یا پھر بیوی خاوند سے نفرت کرتی ہو کہ وہ خاوند کا حق ہی ادا نہیں کر سکے.

کیونکہ ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ میں حدیث مروی ہے ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس عورت نے بھی بغیر کسی تنگی کے اپنے خاوند سے طلاق طلب کی تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2226) سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" خلع لینے والیاں منافقات ہیں "

طبرانی الکبیر (17 / 339) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (1934) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اگر فرض کریں کہ بیوی غصہ کی حالت یا پھر مرض اور پریشانی کی حالت میں اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے اور جب اس کا غصہ ٹھنڈا ہو تو اسے اپنی غلطی کا ادراك ہو جائے اور اسے اپنے پرردگار سے استغفار کرنی اور خاوند سے معذرت کرنی چاہیے.

اور اگر خاوند کی سوء معاشرت اور برے سلوک کی بنا پر عورت کو پریشانی اور غم ہو، یا خاوند کو ناپسند کرنے کی وجہ سے اور یہ چیز عورت کے خاندان کے معتبر افراد کے ہاں ثابت ہو جائے تو انہیں ان کے مابین صلح کرانے کی کوشش کرانی چاہیے، اور بیوی کو اس پریشانی اور غم سے نکالنے کے لیے انہیں خاوند کے ساتھ مشورہ اور بات چیت کرنی چاہیے.

ہم سوال کرنے والی کو نصیحت کرتے ہیں کہ اس نے یہ بیان کیا ہے کہ اس کی پریشانی کا سبب اپنے گھر والوں سے دوری ہے، اسے ہماری نصیحت ہے کہ اس پر صبر کرے اور اس پریشانی کو حل کرنے کی کوشش کرے.

اور ـ غالبا ـ فارغ انسان کو ہی پریشانی اور غم لاحق ہوتا ہے جو اپنے آپ کو کسی فائدہ مند کام میں مشغول نہیں رکھتا نہ تو آخرت کے کاموں میں اور نہ ہی دینی امور میں.

اس لیے آپ کسی مفید کام میں اپنے آپ کو مشغول رکھیں مثلا آپ قرآن مجید حفظ کلاس میں شامل ہو جائیں، اس طرح آپ کو ثقہ اور بااعتماد بہنوں سے بھی تعارف ہو جائیگا جو دین و اخلاق کی مالك ہونگی، اور اس طرح ایك دوسرے کا فائدہ مند کام میں معاونت کرینگی.

اور اسی طرح آپ کے لیے یہ بھی ممکن ہے کہ اپنے خاوند سے اس پر متفق ہو جائیں کہ وقتا فوقتا آپ اپنے گھر والوں کو ملنے جایا کرینگی، اور ہم آپ کے گھر والوں کو بھی اس پر ابھارتے ہیں کہ وہ بھی آپ کو ملنے جایا کریں.

اور خاوند کو چاہیے کہ اس کی بیوی کی جانب سے جو کچھ حاصل ہو اسے اس پر صبر و تحمل کرنا چاہیے، اور بیوی کا اس سلسلہ میں ہاتھ پکڑے تا کہ وہ اس پریشانی سے نجات حاصل کر سکے.

اس لیے خاوند اور بیوی اور بیوی کے گھر والوں کا ایك دوسرے سے تعاون کرنا ضروری ہے، تا کہ معاملات طبعی حالت میں واپس ہوں جائیں.

رہا مسئلہ طلاق کا تو آپ طلاق کے بارہ میں مت سوچیں بلکہ اپنی پریشانی پر قابو پائیں اور اللہ سبحانہ و تعالی سے مدد مانگیں، اور کثرت سے دعا کریں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کے حالات کی اصلاح فرمائے اور آپ کو ہر قسم کی خیر و بھلائی کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .